رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں- ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کا تذکرہ اور ان کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)- مجلس ادارت-

اس بار ہمارے کرم فرماؤں نے جو تحائف ہمیں ارسال کئے ہیں ان میں سرفہرست حلاوۃ الفم بذکر جوامع الکلم ...... ہے جو تالیف ہے شیخ الاسلام علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (۱۱۰۴-۱۱۷۴ھ) کی ۔عربی زبان میں جوامع الکلم پر یہ ایک خوبصورت کتاب ہے ۔ اس رسالہ میں مخدوم صاحب نے حضور ﷺ سے اپنی عقیدت ومحبت کے اظہار کے لئے اور امت مصطفوی کے افراد کی اصلاح کے لئے احادیث مبارکہ سے ایک سوبیس جوامع الکلم پیش کئے ہیں ......مخدوم صاحب کی مؤلفات مختلف ادارے شائع کررہے ہیں ......زیرنظر رسالہ المکتبہ القاسمیہ کنڈیارونوشہرہ فیروز سندھ سے شائع ہوا ہے ......ناشرین نے اس رسالہ کو گلیز کاغذ پر دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع کرکے اپنے اعلی ذوق کا مظاہرہ کیا ہے ......رسالہ پر ڈاکٹر محمد ادریس بن محمد قاسم سومرو صاحب نے تقدیم اور ترجمۃ المؤلف تحریر کیا ہے ...... یہ رسالہ مکتبہ قاسمیہ کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز سندھ سے مفت طلب کیا جاسکتا ہے......
علاوہ ازیں النور المبین فی جمع اسماء البدریین ، اور وسیلۃ القبول فی حضرۃ الرسول کا تحفہ بھی ڈاکٹر سومرو صاحب نے ہمیں عنایت کیا ہے...... النور المبین ان مجاہدین اسلام کے اسماء گرامی کے بارے میں مخدوم ہاشم ٹھٹھوی صاحب کا رسالہ ہے جنہوں نے اسلام کے معرکہء اولین معرکہ بدر میں شرکت کی ......۳۱۳ بدری صحابہ کے نسب کے حوالہ سے اس رسالہ میں مفید تحقیق شامل ہے......اوران کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے......معیارِ طباعت کے اعتبار سے یہ عرب دنیا سے شائع ہونے والی کتب کے مماثل ہے ۱۸۴ صفحات پر مشتمل دورنگوں میں متن کی طباعت اور سرخ سرخیوں سے آراستہ

مزارات شہدائے بدر کے منظر والے سرورق کے ساتھ یہ ایک دیدہ زیب کتاب ہے ۔جو بعض محسنین کی توجہ اور تعاون سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہوئی ہے......

وسیلۃ القبول فی حضرۃ الرسول مخدوم ہاشم ٹھٹھوی صاحب کا ایک اور رسالہ ہے ....جس پر تحقیق وتعلیق دکتور محمد ادریس سومرو صاحب کی ہے ۔اس میں درود شریف کے مختلف صیغ جمع کئے گئے ہیں ......اس کے ہر ہر صفحہ پر مہر نبوت ، گنبدِ خضرا اور مسجد نبوی شریف کے زخارف سبز رنگ میں بارڈر پر ہیں اور اندر متن ہے جس کی سرخیاں سبز روشنائی سے لکھی گئی ہیں ......ٹائیٹل پر گنبد خضرا اور مینارہ ہائے مسجد نبوی شریف اور مہر نبوت ہے ......کتاب عمدہ گلیز کاغذ پر طباعت ہوئی ہے اور خوبصورت انداز سے چھاپی گئی ہے ۱۲۸ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ/کتاب بین الاقوامی معیار طباعت کے قریب تر ہے......

مذکورہ بالا تینوں کتب ہمیں محترم ڈاکٹر محمد ادریس سومرو صاحب نے عنایت فرمائی ہیں ......موصوف اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن اور جامعہ انوار العلوم کنڈیارو میں رئیس المدرسین ہیں جامعہ عمر کراچی میں بھی تدریسی خدمات انجام دیتے ہیں، ......اور کنڈیارو میں قاسمیہ لائبریری بھی آپ ہی قائم فرمائی ہے......اللہ رب العالمین آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے......

کتابوں کا ایک اور تحفہ ہمیں بزرگ اسکالر جناب پروفیسر محمد یوسف فاروقی صاحب نے عنایت فرمایا ہے......یہ آپ کی شفقت ہے کہ آپ نے دوبار یہ کرم فرمایا ایک بار کتابیں ڈاک سے بھجوائیں جو گم ہو گئیں اور دوسری بار بالمشافہ ملاقات (اسلام آباد) میں عنایت فرمائیں......ہمیں اور انہیں کتابوں کے ڈاک میں گم ہو جانے کا یکساں ملال تھا مگر کتابوں کے پارسل کی گم شدگی کی حکمت بعد میں منکشف ہوئی......حسنِ اتفاق ہے کہ جب کتابوں کا نقد پیکٹ لے کر راقم کی اسلام آباد سے واپسی ہوئی تو ایک ہفتہ بعد ڈاک سے روانہ کیا گیا پارسل بھی مل گیا ،اس میں چار کتابیں تھیں ،جبکہ دستی عنایت فرمودہ بند پیکٹ میں سے چھ کتابیں اور دو رسالے برآمد ہوئے......تو یوں ہم پر یہ حکمت خداوندی ظاہر ہوئی کہ ڈاک کے پیکٹ کے بروقت مل جانے کی صورت میں چار ہی کتابیں ملتیں ،دستی پیکٹ کے ذریعہ چھ مل گئیں اور دونوں کو ملا کر تلک عشرۃ کاملہ ہو گئیں......تاہم چار کتابیں مکرر ہو جانے کی بناء پر ہم نے ایک سیٹ شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی کی لائبریری کو دے دیا......تا کہ اس کا ثواب فاروقی صاحب کو صدقہ جاریہ کے طور پر ملتا رہے ......فقہی اعتبار سے ہمارا یہ عمل کچھ زیادہ

درست تو نہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ الهدية لاتهدى ...... بلا اذنِ واہب موہوبہ میں تصرف کیا تا ہم اس امید پر کہ واہب کو اس پر کچھ اعتراض نہ ہوگا اور یہ کہ موہوب لہ کو ہبہ میں تصرف کا اختیار فقہاء نے دیا بھی ہے، ہم یہ کام کر گزرے......

فاروقی صاحب کو اللہ تعالی نے فقہ اسلامی اور سیرت نبوی ﷺ پر کام کرنے کا ذوق بخشا ہے دونوں ہی میدان معطر و منور علوم کے میدان ہیں ......موصولہ کتب میں سے ایک ......فقہ اسلامی میں تعبیر وتشریح کے اصول ...... ہے جو چار فصلوں پر مشتمل ہے ۔اور دلالات پر لکھی جانے والی کتب میں یہ مختصر جامع اور آسان تر کتاب ہے جس سے مدارس دینیہ اور کالجز کے طلبہ بآسانی مستفید ہو سکتے ہیں۔اصول فقہ بطور مضمون دینی مدارس اور یونیورسٹیز کے نصابات میں شامل ہے اور اصول فقہ کی قدیم مسلمہ کتب جیسے اصول شاشی، نورالانوار وغیرہ کی تدریس معمول بہا ہے۔فقہی اصولوں کی وضاحت کے لئے دوران تدریس عموماً ایک آدھ مثال پیش کی جاتی ہے اور یہ مثالیں بھی دور حاضر کے معاشرے سے متعلق نہیں رہیں چنانچہ اس کتاب میں فاروقی صاحب نے ایسی نئی مثالوں کا اضافہ کیا ہے جو ان اصولوں کو سمجھنے میں معاون ومفید ثابت ہوں......کوشش کی گئی ہے کہ تعبیر وتشریح کے تمام اصول یکجا کر دئے جائیں اور ان کی وضاحت قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے زیادہ سے زیادہ مثالیں دے کر کی جائے تاکہ طلبہ فقہی استدلال واستنباط کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں......تفہیم اصولِ فقہ وتسہیلِ امور کی اس کوشش پر جناب فاروقی صاحب مبارک باد وتحسین کے مستحق ہیں۔اللہ تعالی انہیں جزائے خیر سے سرفراز فرمائے (آمین)

۸۲صفحات کی یہ مختصر کتاب شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے یہ کتاب شائع کی ہے اور وہیں سے طلب بھی کی جا سکتی ہے......

سلسلہ مباحث فقہیہ کی ایک اور کتاب ......اجتہاد، مناہج واسالیب ......کے نام سے ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی صاحب نے مرتب فرمائی ہے......جس میں اجتہاد کا تصور و پس منظر، اجتہاد کی اہلیت قدیم ومعاصر فقہاء کے نقطہ ہائے نظر میں، مناہج واسالیب اجتہاد، کو مرکزی عنوانات میں بیان کیا گیا ہے......ذیلی عنوانات میں اجتہاد کا مفہوم، تصور اجتہاد، اجتہاد کا ثبوت، دور جدید میں مجتہد کی شرائط، علامہ اقبال کا تصور پارلیمنٹ اور اجتہاد، علامہ کی رائے پر عمل کی صورت، مشاورتی اجتہاد اور خلفائے راشدین کا انتخاب، اجتہاد میں عرف ورواج کا اعتبار، شریعت میں مصالح کا اعتبار، اعلی

مقاصد کے حصول کے لئے فتح الذرائع ، منکرات کی روک تھام کے لئے سد الذرائع، اجتہاد میں استدلال کا مقام ، دور جدید میں اسالیب ومناہج اجتہاد کی افادیت ....ودیگر ذیلی عنوانات شامل ہیں......کتاب مدارس دینیہ وطلبہ جامعات کے لئے بے حد مفید اور نافع ہے ....اسلامی ممالک میں اجتماعی اجتہاد کی ناگزیر ضرورت کو پورا کرنے کی فکر میں کوشاں وسرگرداں عاملین واسکالرز کے لئے یہ کتاب ایک سائنٹیفیک روشنی ورہنمائی فراہم کرسکتی ہے......

۱۰۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے شائع کی ہے اور وہیں سے طلب بھی کی جاسکتی ہے......

فاروقی صاحب کی طرف سے ہمیں ہدیہ کی جانے والی دیگر کتب میں درج ذیل شامل ہیں:......

عہد رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل

شمس الائمہ سرخسی از پروفیسر حمید اللہ

Development of Usul al Fiqh

Social Problems of Rumour Mongering

Early Islamic Lego-Political Institutions

ان کتب کا تعارف انشاء اللہ ہم آئندہ اشاعات میں پیش کریں گے......

تفسیر ضیاء القرآن کا ایک سیٹ ہمیں بھیرہ شریف سے چند ماہ پیشتر ہدیہ کیا گیا تھا، جس پر ہم علامہ مفتی محمد بوستان صاحب کے انتہائی ممنون ہیں ......اگرچہ تفسیر ضیاء القرآن کالج کے زمانہ سے راقم کے زیر مطالعہ رہی ہے اور اس سے تعلق اس وقت سے ہے جب ابھی یہ پانچ پاروں کی صورت میں شائع ہوئی تھی......اور ہمارے کالج میں صبح کی اسمبلی میں ہم اس کے اقتباسات پڑھ کر سنایا کرتے تھے......ازاں بعد مکمل تفسیر شائع ہونے پر ہمارے کسی کرم فرمانے ہمیں اس کا ایک مکمل سیٹ اس وقت ہدیہ کیا جب ہمارے پاس اس کی خریداری کے لئے کوئی اتی تھی نہ انی تھی......وقت گزرتا رہا اور اس کے مندرجات دل پر اثر کرتے رہے، شبنم ریت میں جذب ہوتی رہی اور پھر اللہ تعالی نے ایسا کرم کیا کہ اس کے متعدد نسخے متعدد بار ہم نے طلبہ کو انعامات کی صورت میں تقسیم کئے اور بہت سے احباب کو بیرون ملک بھجوائے......مگر وہ سب قدیم نسخے تھے اور اب جو نسخہ ہمیں موصول ہوا ہے یہ محقق ومدقق ہے یہ الگ بات ہے کہ دار العلوم کے پانچ فضلاء پانچ سال تک

تمویل راس المال .... Leasing of Shares

تخریج کے کام میں مصروف رہے مگر کسی نے بھی اس کاوش کا سہرا اپنے سر لینے کے لئے مصری علماء کی طرح یہ نہیں لکھا...... حققہ وعلق علیہ الدکتور فلان بن فلاں ...... یہ ان کی اپنے مرشد ومربی نیز قرآن کریم وتفسیر قرآن سے نیازمندی ہو عاجزی کی دلیل ہے تاہم، ضیا القرآن پبلی کیشنز کے سربراہ مکرم و منتظمین محترمین سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ان خادمین محترمین کے اسماء گرامی ان کے لئے خراج عقیدت کے چند پھولوں کے ساتھ آئندہ کسی اشاعت میں ضرور شامل فرمائیں تاکہ دنیا ان کے اس کارنامہ پر خراج عقیدت پیش کرتی رہے اوران کی اس محنت وکاوش پر اوروں کو بھی ترغیب وہمتِ کار نصیب ہو...... ہمارے اسلاف کا یہی طریقہ رہا ہے خود پیر صاحب نے تفسیر کے دیباچہ طبع جدید میں مولانا عبدالرسول ارشد صاحب، مولانا معراج الاسلام صاحب و عابد نظامی صاحب کا ذکر خیر جس خوبصورت پیرائے میں کیا ہے اس میدان میں ہمارے لئے یہ مشعل راہ ہے............

نئے مرتب شدہ نسخہ میں قدیم نسخہ کی بعض مطبعی اغلاط کو درست کردیا گیا ہے، آیات کے علاوہ عربی عبارات پر اعراب لگانے کا کام بھی خوش اسلوبی سے کردیا گیا ہے ...... تسہیل کی کوشش میں پیر صاحب کی ادبی عبارات کی خوبصورتی کو قائم رکھتے ہوئے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ آخر میں ایک ضمیمہ (مشکل الفاظ کی فرہنگ) شامل کردیا گیا ہے جس میں مشکل الفاظ واصطلاحات کے معانی دے دئے گئے ہیں ......اس ضمیمہ کو دیکھ کر اطمینان بھی ہوا کہ چلئے کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے سمجھنے کی ایک راہ نکالی گئی ہے مگر افسوس بھی ہوا کہ...... چند ہی برسوں میں ہمارا تعلیمی معیار اس قدر پست ہوگیا ہے کہ ان خوبصورت اصطلاحات وادبی الفاظ کو جو زیادہ تر اردو کے ہیں کسی اور زبان کے بھی نہیں، سمجھانے کے لئے الگ اہتمام کی ضرورت پیش آرہی ہے ......اللہ تعالی محققین کو ان کی اس کاوش پر اجر عطا فرمائے بدعت است ولیکن محمود تر ودر حالاتِ مجبور تر...... کتاب کی ہر جلد کے ہر ہر صفحہ پر موجود حواشی کا اہتمام بھی خوب ہے اور ان حواشی کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تفسیر نویسی میں خزانہ کتب سے استفادہ مؤلف علیہ الرحمہ نے کیا خوب کیا یہ تو وہ حوالے ہیں جو درج ہیں اور جو کتب ان کے علاوہ مطالعہ کی گئیں مگر ان کے حوالہ کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ان کی تعداد کس قدر زیادہ ہوگی...... قیاس کن زگلستان من بہار مرا............ رب العزت حضور ضیاء الامت کو ہر ہر حرف پر اجر جزیل عطا فرمائے اور جو راتیں اس تفسیر کے لکھنے میں انہوں نے جاگی ہیں اور جو دن اس میں صرف کئے ہیں ......ان سب پر اللہ رب العزت انہیں سربلندیاں عطا فرمائے ...... محققین نے تفسیر میں نہایت مفید و مستحسن

☆ بیع مفرط سے مراد...................... Oversold ہے ☆

اصلاحات کی ہیں اور بڑی عرق ریزی سے ایک ایک لفظ کو پڑھا اور ایک ایک حوالہ کی جستجو کی ہے ......رب کریم انہیں اس خدمت پر اجر عظیم عطا فرمائے......(آمین)

(نوراحمد شاہتاز)

جناب ثاقب اکبر صاحب نے اسلام آباد سے......نغمہ یقیں......بھجوایا ہے اس نغمہ میں کئی نغمگیں نغمے ہیں......ایک نغمے کے دو بول آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

وہ نام محمد پہ فدا کرتے ہیں جانیں　　حاصل ہے جنہیں جلوۂ ایمانِ محمد
کربل ہو کہ مشہد ہو، نجف ہو کہ مدینہ　　آباد رہے سارا گلستانِ محمد

علامہ ثاقب صاحب اسکالر تو ہیں ہی، متعدد کتب کے مصنف بھی ہیں، اور اب معلوم ہوا کہ شاعر بھی ہیں......بین المسالک ہم آہنگی کے حوالہ سے آپ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔آپ ملی یکجہتی کونسل کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ہیں اور ایک ماہانہ مجلّہ البصیرہ بھی شائع فرماتے ہیں......مندرجہ بالا کتاب جو آپ کا شعری مجموعہ ہے، دوسو دبیز صفحات پر مشتمل ہے اور شاعرانہ سرورق سے مزین ہے......کتاب حاصل کرنے کا پتہ یہ ہے۔البصیرۃ 40 بیلا روڈ جی ٹین ون اسلام آباد۔فون نمبر 0512350969

شاعری ہی میں ایک اور کتاب واہ کینٹ سے ہمارے ڈاکٹر صاحب کے دیرینہ دوست جناب محمد روز صاحب نے ارسال کی ہے جو بقول ڈاکٹر صاحب کے کبھی صوفی محمد روز ہوا کرتے تھے مگر اب شاعر محمد روز خاں ہیں......ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو

فقیری میں غنا ان کا کرم ہے　　غلام ِ مصطفیٰ ہوں تاجور ہوں

روز محمد منزل کی تلاش میں ہیں......وہ لکھتے ہیں:......

مرا پر پیچ راہوں پر سفر ہے　　خدا جانے مری منزل کدھر ہے۔

یہ روز صاحب کے اپنے خیالات ہیں اور شاعری میں خیالات میں، اتار چڑھاؤ، تنوع، اور تغیر و تبدل آتا رہتا ہے......ہمارے ناقص خیال میں جو لوگ غلام مصطفیٰ ہوتے ہیں اور تاجور ہوتے ہیں ان کی منزل نامعلوم نہیں ہوا کرتی......

ایک اور شعر میں فرماتے ہیں:

پھر رہا ہے شہر میں بے آبرو　　مرگیا ہے روز خاں عرصہ ہوا

محترم روز صاحب ہمیں آپ کے بعض خیالات سے اسی طرح شدید اختلاف ہے جیسے آپ

☆بیع زاید .... Ovreselling کو کہا جاتا ہے ☆

کو ہمارے خیالات سے ہوسکتا ہے...... بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ غلام مصطفیٰ ہو اور بے آبرو بھی ہو......
یہ نا میدی اور یاس کی باتیں اس آقا نے شعب ابی طالب میں بھی نہیں کہیں، نہ عام الحزن میں آپ کی زبان سے نکلیں...... جو غلام مصطفیٰ کی زبان سے نکل رہی ہیں......

اور اگر آپ کسی آزمائشِ شدیدہ سے دوچار ہو ہی گئے تھے تو اس پر اس قدر اظہارِ بے صبری کہ آپ کو خود اپنی بات بھی یاد نہیں رہی ...... خود آپ ہی نے کہا ہے ...... محبت میں ہے آزمائش ضروری محبت کی معراج تو کربلا ہے۔

میری جناب سے گزارش ہے کہ اپنا یہ شعر خود کو بار بار سنائیں:

عزائم جواں ہوں خدا پر نظر ہو — مقاصد کی جانب بڑھو تندہی سے

آپ نے بڑے خوبصورت اور پرمغز و بامقصد شعر کہے ہیں مثلاً:

ناسمجھ کو ہے زمانے کا گلہ ، کوستا ہے سختیِ حالات کو
اپنی دنیا کا وہی درویش ہے، دل کے کانوں سے سنے جو بات کو

آپ کی کتاب میں سختیِ حالات کا تذکرہ اسے پردرد شاعری کی صورت دے رہا ہے درویشی کا پتہ نہیں دے رہا......

کتاب خوبصورت چھپی ہے ...... اڑھائی سو صفحات کی کتاب آفسٹ پیپر مضبوط جلد...... قیمت بھی صرف اڑھائی سو روپے صرف......

(حبیب الرحمٰن ...... مدیرِ معاون)